

جہنم سے بچانے والے اعمال

www.sirat-e-mustaqeem.com

27 رمضان المبارک (1436ھ) کو اجتماع ذکر و نعت میں ہونے
والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا تُوَكَّلُ اللّٰهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُودِ پاک کی فضیلت:

رَسُولِ الْاَكْرَمِ، نُورِ مُجَسِّمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعْظَم ہے: ”مَنْ صَلَّى عَلٰی مِائَةِ كَتَبَ اللّٰهُ يُبَيِّنَ

عَيْنِيْهِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ، جو شخص مجھ پر سو (100) مرتبہ دُودِ پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ

اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے، وَاسْكَنَهُ

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ اور اُسے بروز قیامت شہدائے اکے ساتھ رکھے گا۔“

(معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام	وہ سلامت رہا قیامت میں
------------------------------	------------------------

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے سلامی بھیجیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ”يَتِيْهُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا مِّنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (الْعَجْمُ الْكَبِيْرُ لِلْطَّبْرَانِي ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم وین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکادو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اذْكُرُوا اللّٰهَ، تَوْبُوا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضافہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالنُّعْظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اِیَّۃً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اغلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں

گا ۞ تہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ۞ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شب قدر ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے،

لَیْلَةُ الْقَدْرِ انتہائی برکت والی رات ہے، اس کو لَیْلَةُ الْقَدْرِ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فرشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ ”تفسیر صاوی جلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے، ”اَنْیْ اَظْهَارُهَا فِیْ دَوَابِّ الْمَلَائِ الْاَعْلٰی“ ترجمہ: اسے (یعنی امورِ تقدیر کو) مقرب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔“ اور بھی متعدد شرافتیں اس مبارک رات کو حاصل ہیں۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الجنان فرماتے ہیں: ”اس شب کو لَیْلَةُ الْقَدْرِ چند وجوہ سے کہتے ہیں۔

۱۔ اس میں سالِ آئندہ کے امور مقرر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیے جاتے ہیں۔ قدر بمعنی تقدیر یا قدر بمعنی عزت یعنی عزت والی رات ۲۔ اس میں قدر والا قرآنِ پاک نازل ہوا ۳۔ جو عبادت اس میں کی جاوے اس کی قدر ہے ۴۔ قدر بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اس رات میں اس قدر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وجوہ سے اسے شب قدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں۔“ (مواعظِ نعیمیہ، ص 62)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، ”جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا تو اس کے عمر بھر کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“ (صحیح بخاری، ج 1، ص 660، حدیث 2014)

جہنم کی خوفناک بھڑک:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”جہنم میں لے جانے والے

اعمال" میں ہے:

(مَنْقُول ہے کہ ایک مرتبہ) امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: اے کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! ہمیں ڈر والی کچھ باتیں سنائیں۔ تو حضرت سیدنا کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قیامت کے دن ستر (70) انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قیامت کے احوال دیکھ کر انہیں حقیر جانے لگیں گے۔ اس پر امیرُ المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کچھ دیر کے لیے سر جھکا لیا پھر جب افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا: اے کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! مزید سنائیں۔ تو انہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جہنم میں سے بیل کے ناک جتنا حصہ مشرق میں کھول دیا جائے تو مغرب میں موجود شخص کا دماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بہہ جائے۔ اس پر امیرُ المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر جب افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا: اے کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! اور سنائیں۔ تو انہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! قیامت کے دن جہنم اِس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مُقَرَّب فرشتہ یا نبی مَرسل ایسا نہ ہو گا جو گھٹنوں کے بل گر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِی! نَفْسِی! (یعنی اے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے علاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔ حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مزید بتایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اولین و آخرین کو ایک ٹیلے پر جمع فرمائے گا، پھر فرشتے نازل ہو کر صفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے جبرائیل (عَلِیْہِ السَّلَام)! جہنم کو لے آؤ۔ "تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی ستر ہزار (70000) لگاموں کو کھینچا جا رہا ہو گا، پھر جب جہنم مخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی

تو اُس میں اتنی شدید بھڑک پیدا ہوگی کہ جس سے مخلوق کے دل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہوگی تو ہر مُقرَّب فرشتہ اور نبی مرسل گھٹنوں کے بل گر جائے گا، پھر جب تیسری مرتبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے: میں تیرے خلیل ہونے کے صدقے صرف اپنے لئے سوال کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام عرض گزار ہوں گے: یا الہی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی مناجات کے صدقے صرف اپنے لئے سوال کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے: "یا الہی عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے جو عزت دی ہے اس کے صدقے میں صرف اپنے لیے سوال کرتا ہوں اُس مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کیلئے سوال نہیں کرتا جس نے مجھے جنّا ہے۔ (الزواج دعن

اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۴۹)

بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت	رہوں پل پہ ثابت قدم یا الہی
جلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو	پئے بادشاہِ اُمم یا الہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے	ہو مجھ ناتواں پر کرم یا الہی
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا	رہوں گا نہ تیری قسم یا الہی
سدا کے لیے ہو جا راضی خُدا یا	ہمیشہ ہو لطف و کرم یا الہی
گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا	مجھے بخش دے کر کرم یا الہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۱)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ 0

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ 0

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ بروزِ قیامت جب جہنم کو لایا جائے گا تو کیسا

جاں گداز (جان کو پگھلا دینے والا) منظر ہو گا؟ ذرا تصور کیجئے! اس وقت سورج چار ہزار (4000) برس کی راہ

پر ہے اور اس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قیامت کے دن سورج صرف سوا میل پر ہو گا اور اُس کا منہ اس

طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر (70) گز زمین میں جذب

ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں،

کسی کے کمر، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا،

جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی محتاج بیان نہیں، زبانیں

سوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل ابل کر گلے کو آجائیں گے، ہر

مثلاً بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا،

بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چرائیں گے، ہر ایک

اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہو گا (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۷، مشکطاً) یہ سب مصائب کیا کم ہوں

گے کہ اس کڑے وقت میں جہنم کو بھی لایا جائے گا کہ اس کے بھڑکنے سے مخلوق کے دل دہل جائیں

گے، مقررِ فرشتے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تک اس سے پناہ مانگیں گے اور ہر ایک عاقبت کا سوال

کریں گے۔

درِ دُسر ہو، یا بُخار آئے، تڑپ جاتا ہوں	میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا رَب!
گر تُو ناراض ہو امیری ہلاکت ہو گی	ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رَب!
عَفُو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا	گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رَب!
اِذن سے تیرے سر حشر کہیں کاش! حضور	ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رَب!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک ہو یا بد ہر ایک کو جہنم پر بنے ہوئے پُل سے گزرنا پڑے

گا۔ چُنانچہ

ہر ایک جہنم سے گزرے گا:

بارہ 16 سورہ مریم، آیت نمبر 71 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَاِرْدٰہَاۤ اَکَانَ عَلٰی رَہِیْبٍ حَتّٰی مَقْصُوْبًا ④ (پارہ: ۱۶، مریم: ۷۱)	تَرْجَمَہ کنز الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رَب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔
---------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مَقْضُوْل ہے، پُلِ صِراط کا سفر پندرہ ہزار

(15000) سال کی راہ ہے۔ (یعنی 15 ہزار سال میں ایک تیز رفتار گھوڑا جتنا راستہ طے کرے اتنا طویل وہ سفر ہے،

اس طرح کہ) پانچ ہزار (5000) سال اُوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار (5000) سال نیچے اترنے کے اور پانچ ہزار

(5000) سال برابر کے۔ پُلِ صِراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے اور وہ جہنم کی پشت پر بنا

ہوا ہے۔ اِس پر سے (بِآسانی) وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعث کمزور و نڈھال ہو گا۔ (البدور السافہ، ص

(۳۳، ازپل صراط کی دہشت، ص ۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنم کی آگ چُونکہ تاریک ہوگی، اس لیے پُل صراط اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ جس کا بھی پاؤں پھسلے گا وہ جہنم کی تاریک وادیوں میں گر تاجائے گا۔ اس سے گزرنے کے لیے دُنیوی طاقتور و باکسر، کڑیل نوجوان و پہلوان، تیز ترار و سبک رفتار، کراٹے باز اور ہٹے کٹے ہونے کی حاجت نہیں ہے بلکہ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فرمانِ عاقبتِ نشان کے مطابق خوفِ خدا کے سبب کمزور و زار اور نحیف و نزار رہنے والے پُل صراط کو باسانی پار کر لیں گے۔ اس لیے ہر وقت خوفِ خدا سے سرشار رہئے! اور جہنم سے پناہ مانگتے رہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، جہنم کہتا ہے: اے رَب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تُو اُس کو پناہ

دے۔ (مسند ابی یعلیٰ، الحدیث: ۶۱۶۳، ج ۵، ص ۷۹، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۳)

مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ	میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ	برأت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنم سے
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ	تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی

(وسائلِ بخشش، ص ۹۸)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِ مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيزُ يَا مُجِيزُ يَا مُجِيزُ

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن پاک میں مُخْتَلِف مقامات پر جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔

چنانچہ پارہ 15 سورة الکہف، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ نَارًا ۚ اَ حَاطَ بِہُمْ
سَرَادِقُہَا ۚ وَاِنْ یَسْتَعْیْنُوْا یُعَاثُوْا بِہَا ۚ
کُلُّہُمْ لَیْسُوْی اِلَّا فِیْ جُودَۃٍ ۚ یُّنْسِ الشَّرَابُ ۚ
وَسَاعَتُہُمْ مُّرتَفَقًا ۝۳

تَرْجَمَہٗ کنز الایمان: بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ
آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی
اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد سی ہوگی
اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح
ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا کیا ہی بُرا پینا اور
دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ۔

اور پارہ 17 سورة الحج کی آیت نمبر 19 تا 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالِیْٰ بَیْنَ کُفْرًا وَّ اِقْلَعتْ لَہُمْ شِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۚ
یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِہُمْ الْحَمِیْمُ ۝۳ یُصْہَرُ بِہِ
مَا فِیْ بُطُوْنِہُمْ وَاَلْجُلُوْدُ ۝۴ وَ لَہُمْ مَّقَامِعٌ مِّنْ
حَدِیْدٍ ۝۵ کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْہَا
مِنْ عَمٍ اَعِیْدُوْا فِیْہَا وَ ذُوْقُوا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝۶

تَرْجَمَہٗ کنز الایمان: تو جو کافر ہوئے اُن کے لئے
آگ کے کپڑے بیونٹے (کاٹے) گئے ہیں اور ان کے
سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے گل
جائے گا جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اُن کی کھالیں،
اور اُن کے لئے لوہے کے گرز ہیں، جب گھٹن کے
سبب اس میں سے نکلتا چاہیں گے پھر اس میں لوٹا

دیئے جائیں گے اور تھم ہو گا کہ چکھو آگ کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جہنمیوں کے ساتھ کیسا عبرتناک سلوک ہو گا

اور جہنم میں انہیں کیسے شدید عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب

المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، الحديث: ۱۳۳، ص ۲۹۷، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۳) یاد رکھئے! دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر (70) جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة وصفة نعيمها وأهلها،

باب في شدة حر نار جہنم... إلخ، الحديث: ۲۸۴۳، ص ۱۵۲۳، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴) جہنم کی آگ ہزار (1000) برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی، پھر ہزار (1000) بَرَس اور، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار (1000) بَرَس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، تو اَب وہ نری سیاہ ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب

صفة جہنم، باب منه، الحديث: ۲۶۰۰، ج ۴، ص ۲۶۶، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴)

حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ سَلَام نے تاجدارِ حَرَم، شہریارِ اَرَم صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قسم کھا کر عرض کی: کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: کہ اگر جہنم کا کوئی دار و عہ (محافظ)

اہل دُنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اُس کی پست سے مَر جائیں اور بقسم بیان کیا: کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں

تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، الحديث: ۱۸۵۷۳، ج ۱۰، ص ۷۰۶-۷۰۷، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۵) یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم

میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خُدا سے دُعا کرتی ہے کہ اُسے جہنم میں پھر نہ لے

جائے ("سنن ابن ماجہ"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ۴۳۱۸، ج ۴، ص ۵۲۸، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۵) مگر تعجب ہے انسان پر کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا، جس سے آگ بھی دُرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۶۵) حدیث (پاک) میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستر (70) برس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے گی (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب ما جاء في صفة قعر جہنم، الحديث: ۲۵۸۴، ج ۴، ص ۲۶۰، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۶) اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین پر پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانچ سو (500) برس کی راہ ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب منه، الحديث: ۲۵۹۷، ج ۴، ص ۲۶۵، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۶) (جہنم میں) لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اُس کو اٹھا نہیں سکتے۔ ("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ۱۱۲۳۳، ج ۴، ص ۵۸، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۶) جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی ("الدر المنثور"، ج ۵، ص ۱۵، تحت الآیة، عن قتادة رضي الله عنه في قوله: (وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۷) خاردار ٹھوہڑ (ایک قسم کا کانٹے دار زہریلا درخت جس میں سے دودھ نکلتا ہے) کھانے کو دیا جائے گا وہ ایسا ہو گا کہ اگر اُس کا ایک قطرہ دُنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہل دُنیا کی معیشت برباد کر دے۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، الحديث: ۲۵۹۴، ج ۴، ص ۲۶۳، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۷) اور وہ گلے میں جا کر بھندھا ڈالے گا (تفسير الطبري"، ج ۱۲، ص ۲۸۹: عن ابن عباس، في قوله: (وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) اس کے اُتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اُس میں گر گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ۲۵۹۵، ج ۴، ص ۲۶۴، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۸) اور وہ شور بے کی طرح

بہم کر قدموں کی طرف نکلیں گی، (تفسیر الطبری" ج ۷، ص ۴۳۰، عن أبي أُمَامَةَ، فِي قَوْلِهِ: (وَيُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ، بِهَارِ شَرِيعَت، ۱/ ۱۶۸) پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تُوُس (یعنی انتہائی شدید پیاس) کے مارے ہوئے اُونٹ (ہوں) (البدور السافرة" للسيوطي، باب طعام أهل النار وشرابهم، الحديث: ۱۴۴۶، ص ۲۸، بهارِ شریعت، ۱/ ۱۶۸)

پارہ 26 سورہ محمد، آیت نمبر 15 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝	تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے
---------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------

جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا، اُسے آگ کی جوتیاں پہنادی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا ہے، (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب أهُون أهل النار عذاباً،

الحديث: ۳۶۴ (۲۱۲)، ص ۱۳۴، بهارِ شریعت، ۱/ ۱۶۴)

میں مجرم ہوں جہنم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو	ہلاکت ہوگی ہائے! کیا کروں گا یا رسول اللہ
لپک کر آگ کے شعلے لپٹتے ہوں گے بربادی	کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی	کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، ذہن میں، پیٹ میں بھی آگ!	کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادیاں بھی آگ کی ہوگی	کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
فرشتے ڈانٹتے ہوں گے ہتھوڑے مارتے ہوں گے	کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
وہاں سانپ اور بچھو بھی مسلسل ڈس رہے ہوں گے	کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ

غذا دوزخ کی ٹھوہر اور اوپر کھولتا پانی	کرم کر دو یہ سب کیسے سہو ں گایار سولَ اللہ
نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی	کرم کر دو یہ سب کیسے سہو ں گایار سولَ اللہ
جو تم چاہو گے تو ہو گی مری سب مشکلیں آساں	وگر نہ نار میں، میں جا پڑوں گا یار سولَ اللہ
تمہارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز	کرم سے ساتھ جت میں چلوں گا یار سولَ اللہ

(وسائل بخشش، ص 324)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ جہنم سے بے قرار رہیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ دُنوی آگ سہنے کی کسی میں تاب نہیں تو جہنم کی

آگ کیسے برداشت ہو سکے گی؟ صرف یہی نہیں بلکہ اُس آگ کے علاوہ بھی کئی دردناک عذابات کا سلسلہ ہو گا۔ لہذا عاقبتِ اسی میں ہے کہ جہنم کی ہولناکیوں، پُل صراط کی مُصیبتوں اور آخرت میں پیش

آنے والے ہوشربا حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حضرت سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِرشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قیامت کے بارے میں زیادہ غور و فکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زیادہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے محفوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عورتوں کی طرح رونادھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سماع کے وقت دِل نرم ہو جائے پھر تُم اُسے بھول کر اپنے کھیل کود میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس حالت کو خوف سے کوئی تَعَلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اُس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہذا تُمہیں وہی خوف نجات دے گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔

(احیاء العلوم، ۵/ ۲۸۶-۲۸۷)

کر لے توبہ اب بھی وقت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی معنوں میں خوفِ خُدا ایسا ہی ہونا چاہیے جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے ڈر سے چھوٹے بڑے گناہ کے ارتکاب سے باز رکھے۔ لیکن جذبات میں آکر عارضی طور پر رونا اور توبہ کرنا بھی اگر بر بنائے اخلاص ہے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور رنگ لائے گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذہن بنانا چاہیے کہ میں اپنی گناہوں سے بھرپور خزاں رسیدہ زندگی میں نیکیوں سے بہار لانے کی ضرور کوشش کروں گا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لیکن شیطان مَرُود ہمیں کبھی بھی اپنے اِس نیک ارادے پر قائم رہنے نہیں دے گا اور اِس طرح کے وُسْوے بطورِ مشورہ ہمارے ذہنوں میں ڈالے گا کہ جذباتی فیصلہ اچھا نہیں ہوتا، رفتہ رفتہ اپنی اصلاح کر لینا۔ ایک دَم سے مولوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں

کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کرنا مناسب نہیں، بس دھیرے دھیرے کوشش جاری رکھو! ابھی تو ساری زندگی پڑی ہے، ابھی تو تمہاری عمر ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھالینا بلکہ سچ کو چلے جانا اور مدینہ منورہ سے داڑھی رکھ کر آنا، جب بوڑھے ہو جاؤ تو عمامہ سجالینا وغیرہ وغیرہ۔ (پل صراط کی دہشت، ص ۳۶)

یاد رکھئے! یہ سب شیطانی خیالات انتہائی خطرناک ہیں۔ آہستہ آہستہ سدھرنے کا ذہن بنائے رکھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اس سے جہاں گناہوں میں اضافہ ہو گا وہیں اس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں توبہ کرنے کی مہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بوڑھوں، کینسر یا ہارٹ کے مریضوں ہی کو آتی ہو ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کڑیل نوجوان حادثات کا شکار ہو کر آچانک موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ اس لیے قبل اس کے کہ موت کے پروں کی پھر پھر اہٹ سنائی دے اور یہ شور مچ جائے کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، اب جلدی غسل کو بلا لاؤ، چنانچہ غسل تحتہ اٹھائے چلا آ رہا ہو، غسل دیا جا رہا ہو، کفن پہنایا جا رہا ہو، پھر اندھیری قبر میں اتار دیا جائے۔ یہ سب معاملات پیش آنے سے پہلے ہی جلد از جلد توبہ کر لیجئے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی	رہے آہ! ناکام ہم یا الہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے	پئے تاجدارِ حرم یا الہی!

(وسائل بخشش، ۱۱۰)

اَللّٰهُمَّ اجِرْنِي مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ 0

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہ چھوڑے اور خوفِ خدا پیدا کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم دوزخ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں اور جنت کی ابدی

نعمتوں کے حقدار بننے کے خواہش مند ہیں تو ہمیں ہر قسم کے گناہ مثلاً نماز چھوڑنے، داڑھی منڈانے یا

ایک مٹھی سے کم کرانے، ماں باپ کو ستانے، عورتوں کو بے پردہ سر بازار پھرانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے

اور دکھانے، گانے سننے اور باجے بجانے، حرام روزی کمانے، سودی تجارتوں میں حصّہ ملانے، گندی

گالیوں، غیبتوں، چُغلیوں اور عیب داریوں میں زبان چلانے اور بے نمازیوں اور فیشن پرست بُرے

دوستوں کے ساتھ بیٹھنے بٹھانے سے گریز کرنا ہو گا۔ یاد رکھئے! گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ یہ بھی

ہے کہ ہم روزِ قیامت گناہوں کے سبب ذلت و رسوائی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف بھی

اپنے دل میں بٹھائے رکھیں۔ کیونکہ خوفِ خدا ہی ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے گناہوں کی بیماری کا علاج

ممکن ہے۔ جب تک یہ نعمتِ عظمیٰ حاصل نہ ہو جائے تب تک گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت

ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ آئیے! اول میں خوفِ خدا کی شمع جلانے کے لیے خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت

پر تین (3) احادیثِ مبارکہ سنئے ہیں:

(1) دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو رات کے کسی حصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے خوف سے روئے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے۔

(سنن الترمذی، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی فضل الحرس۔۔ الخ، ج ۳، ص ۲۳۹، الحدیث: ۱۶۲۵)

(2) ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے سے، کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روتی ہے اُسے جہنم کی آگ کبھی نہ چھوئے گی۔ (الترغیب والترہیب، کتاب التوبہ والزہد، الترغیب فی البکاء من خشية الله، رقم ۹، ج ۲، ص ۹۸، از جنت میں لے جانے والے اعمال، ص ۷۰۴)

(3) تین (3) آدمیوں کی آنکھیں جہنم نہ دیکھیں گی۔ ایک وہ آنکھ جس نے راہ خدا عزوجل میں پہرہ دیا، دوسری وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں کی طرف اٹھنے سے رُک جائے۔ (المعجم الکبیر مسند بیہ زیبن حکیم، رقم ۱۰۰۳، ج ۱۹، ص ۴۱۶)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: "اے لوگو! روؤ، اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کر کے روؤ، کیونکہ دوزخی دوزخ میں روئیں گے، حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح بہیں گے کہ گویا کہ وہ نہریں ہیں، حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر ان کا خون بہنے لگے گا اور وہ خون اتنا زیادہ بہہ رہا ہو گا کہ اگر اس میں کشتی چلائی جائے تو وہ چل پڑے گی۔" (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 4196، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث 4134، مجمع الزوائد ج 10، ص 391، المطالب العالیہ رقم الحدیث 4673)

میرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم

تیرے خوف سے یا خدا یا الہی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

مسلمانوں کی عزتوں کے محافظ بنئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا بٹھانے کے ساتھ ساتھ جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک عمل کسی مسلمان کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ لہذا اگر آپ کے سامنے کوئی آدمی کسی اسلامی بھائی کی خطا یا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پس پشت (یعنی پیٹھ پیچھے) شروع کرے تو سننے میں اگر کوئی مصلحتِ شرعی نہ ہو تو فوراً احترامِ مسلم کا لحاظ کرتے ہوئے ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے اپنے اسلامی بھائی کی عزت کی حفاظت کرنے کی ترکیب کیجئے۔

تاجدارِ رسالت، مُصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عاقبتِ نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزت کا تحفظ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے۔ (موسوعة لابن ابی الدنيا، کتاب الصَّمْت وَاَدَابِ اللِّسَان، باب ذب المسلم عن عرض أخیه، الحدیث ۲۴۱، ج ۷، ص ۱۶۰)

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رُؤُوفٌ رَحِیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو جہنم سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔ (موسوعة لابن ابی الدنيا، باب ذم القیبة ج ۴ ص ۳۸۵ حدیث ۱۰۵)

یاد رکھئے! مسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قدرت ہونے کی صورت میں روک دینا واجب ہے، روکنا ثوابِ عظیم اور نہ روکنا باعثِ عذابِ الیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے۔ اس ضمن میں دو (۲) قرائین مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

(۱) جس کے سامنے اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد پر قادر ہو اور

مَدِّد کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا اور آخِرَت میں اُس کی مدد کرے گا اور اگر باوجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا اور آخِرَت میں اُسے پکڑے گا۔ (مُصَنَّف عَبْدِ الرَّزَّاق ج ۱۰ ص ۱۸۸ رقم ۲۰۴۲۶)

(2) جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت (عدم موجودگی) میں روکے (یعنی مسلمان

کی غیبت کی جارہی تھی، اُس نے روکا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے۔ (مشکاۃ

الْمُصَابِيح ج ۳ ص ۷۰ حدیث ۴۹۸۱، غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۳)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيزُ يَا مُجِيزُ يَا مُجِيزُ

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنُو نہ غیبت و مَچغلی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنا یہ ذہن بنائیے! کہ جوں ہی کسی مسلمان کا منفی

(NEGATIVE) تذکرہ نکلے فوراً خبردار ہو جائیے اور غور کیجیے، اگر وہ تذکرہ غیبت پر مبنی یا غیبت کی

طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اِس سے باز آجائیے، اگر کوئی اور آدمی یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو

مناسب طریقہ پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اٹھ جائیے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے

ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانے، ترکیب سے بات بدل دیجئے، اُس گفتگو میں دلچسپی مت لیجئے، مثلاً

ادھر ادھر دیکھنے لگ جائیے، منہ پر بیزاری کے آثار لائیے، بار بار گھڑی دیکھ کر آکٹاہٹ کا اظہار فرمائیے اور موقع ملتے ہی وہاں سے فوراً اٹھ جائیے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۳)

اخلاق ہوں اچھے میرا کردار ہو سُستھرا

محبوب کے صدقے میں مجھے نیک بنادے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسروں کو بھی جہنم سے بچائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُوسروں کی غیبت کرنے اور سُننے کی عادت نکالنے اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچائیے! افسوس! صد افسوس! کہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت اس وقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔ اس کا بنیادی سبب غیبت کے بارے میں معلومات کا نہ ہونا ہے۔ ایک تعداد ہے جو غیبت کی تعریف تک سے نا آشنا ہے اور جب کسی چیز کے بارے میں علم ہی نہ ہو تو اس سے بچنا قریباً ناممکن ہوتا ہے۔ اس لیے غیبت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی 504 صفحات پر مشتمل کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔ اس کتاب میں غیبت کی تعریف، اس کی مذمت میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، بزرگان دین کے اقوال و احوال، غیبت کے متعلق حکایات، غیبت کی مثالیں اور ان کے احکام غیبت کے جائز اور ناجائز ہونے کی صورتیں، غیبت کرنے کے دنیوی و اخروی نقصانات کے ساتھ ساتھ بے شمار دینی پھول اپنی خوشبوئیں لٹا رہے ہیں۔ یقیناً یہ کتاب ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اس لیے آج ہی اس کتاب کو مکتبہ المدینہ سے ہدیہ طلب کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم دین کا ایک

عظیم ذخیرہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت ایک ایسی آفت ہے کہ اس سے بہت ہی کم مسلمان

محفوظ ہوں گے، ہمیں غیبت اور دیگر گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور گناہگاروں کے گناہوں کا بوجھ کم کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ دوسروں کا بوجھ کم کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جتنا ہو سکے

ہم اپنے حقوق مسلمانوں کو معاف کر دیں۔ اس کی ترغیب دلاتے ہوئے رسول بے مثال، صاحب جود و

نوال، حبیب ربِّ ذوالجلال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت کے ساتھ یہ ارشاد

فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ابُو صَضَمَہ کی طرح ہو۔ انہوں نے عرض

کی: ابُو صَضَمَہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں (یعنی پچھلی امت) میں ایک شخص تھا وہ صُح کے وقت یوں

کہتا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے آج کے دن اپنی عزت کو اس آدمی پر صدقہ کر دیا جو مجھ پر ظلم کرے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۶ ص ۲۶۱ حدیث ۸۰۸۲)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”غصّے کا علاج“ صفحہ 32 پر نقل

فرماتے ہیں: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا جس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّہ کرم پر ہے، وہ اٹھے اور

جَنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کس کے لیے آجر ہے؟ وہ کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو

معاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جَنّت میں داخل ہو جائیں

گے۔ (الْمَغْنَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۵۳۲ حدیث ۱۹۹۸)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس نے لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کیا، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

اُس سے جہنم اور اُس کے دُھوس کی تکلیف کو روک دے گا اور جہنم کا ایک دروازہ ”بَابُ التَّشَفُّعِ“ ہے اِس میں وہی داخل ہو گا جس نے اپنے غصے پر قابو نہ پایا اور جس نے اپنا غصہ دِبا یا اور اپنا حق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا جب وہ پل صراط پر سے گزرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر وہ دروازہ بند کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اذیت دینے والے کی نیکیاں اِس کے نامہ اعمال میں مُنقل فرما دے گا اور اِس کے گناہ اُس کے نامہ اعمال میں مُنقل کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا ہی اچھا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

(قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون ص، ۳۹۶) (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۶۹)

جَنَّت و جہنم کا راستہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اپنا حق مُعاف کرنے میں فائدہ ہی فائدہ
ہے۔ لہذا جب بھی کسی کی طرف سے کوئی مُصیبت پہنچے اپنے غصے کو دباتے ہوئے، نفس کی مخالفت کرتے ہوئے رِضائے الہی حاصل کرنے کے لیے مُعاف کر دینے کی عادت اپنائیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُصیبت زَدوں کی (نہ صرف) قبریں روشن ہوں گی (بلکہ جہنم سے آزادی ملنے کے ساتھ ساتھ) جَنَّت میں مسکن بھی ملے گا۔ یاد رکھئے! اپنا حق کسی کو مُعاف کر دینا اور انتقام لیے بغیر رِضائے خداوندی کے لیے اپنے حق سے دست بردار ہو جانا یقیناً جہنم کے کاموں میں سے ہے۔ دِل میں بھڑک اٹھنے والی انتقام کی آگ کو بجھنا یقیناً مُشکل ہو گا لیکن یاد رکھئے! جہنم سے بچنا اور جَنَّت پانا بھی اتنا آسان نہیں ہے۔ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا ہے: جہنم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جَنَّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔ (صَحِیحُ الْبُخَارِ ج ۴ ص ۲۳۳ حدیث ۶۲۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّتِ حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ اس حدیثِ پاک کے الفاظ ”جہنم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ خود دُختر ناک ہے مگر اُس کے راستہ میں

بہت سے بناؤٹی پھول و باغات ہیں، دُنیا کے گناہ، بدکاریاں جو بظاہر بڑی خوشنما ہیں، یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ اور ”جنت تکالیف سے ڈھانپی ہوئی ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: جنت بڑا باردار (پھل دار) باغ ہے مگر اُس کا راستہ خاردار (کانٹوں بھرا) ہے، جسے طے کرنا نفس پر گراں ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ (وغیرہ) جنت کا راستہ ہی تو ہیں، طاعات (یعنی عبادات) پر ہیشتگی، شہوات (خواہشات) سے علیحدگی واقعی (نفس کے لیے) مشقت کی چیزیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۵، خود کشی کا علاج، ص ۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک اور اُس کی تشریح سننے کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہیے کہ خوب خوب نیک اعمال کریں اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے باز رہیں۔ یاد رکھئے! نیکی کرتے وقت تکلیف اور دشواری ضرور پیش آتی ہے لیکن یہ تکلیف آخرت میں ہمارے بچنے کا سامان فراہم کر جاتی ہے، جبکہ گناہ میں ملنے والی لذت عارضی ہوتی ہے لیکن یہ لذت مٹنے کے بعد ہمارے لیے آخرت میں پھنسنے کا سامان کر جاتی ہے۔ کوئی بھی نیک عمل ہم پر کیسا ہی گراں (مشکل) کیوں نہ گزرے اُسے کر لینا چاہیے۔ یاد رکھئے! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اُسی کے باعث اپنے بندے پر رحمتوں کی بارش فرماتا ہے اور اُسے جہنم سے نجات دینے کے ساتھ ساتھ جنت کے خوبصورت محلات و باغات عطا فرما دیتا ہے۔ اس ضمن میں ایک ایسی حدیث پاک سنئے جس میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرفت سے بچ گئے اور رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک بار حضور اکرم، ﷺ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور اِشاد فرمایا: آج رات میں نے ایک

عجیب خواب دیکھا کہ ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے، لیکن اُس کا ماں باپ کی اطاعت کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وضو (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔ ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن ذِکْرُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بچالیا۔ ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نماز نے بچالیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے اور (اس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اُس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے حج و عمرہ آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔ ایک شخص کے جہنم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا صدقہ آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ لگن ہو گیا۔ ایک شخص کو زبانیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا، لیکن اُس کا اَمْرٌ بِاَلْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ آئے (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچالیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اخلاق آئے اس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملادیا۔ ایک شخص پُلِ صراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَنن (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے اچھا گمان کہ وہ رحمت ہی کرے گا) آیا اور (اس نیکی نے) اُسے بچالیا اور وہ پُلِ صراط سے گزر گیا۔ ایک شخص پُلِ صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر دُروِ دِپاک پڑھنا آگیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پُلِ صراط پار کروادیا۔ میری اُمت کا ایک شخص جنت کے دروازوں

کے پاس پہنچا تو وہ سب اس پر بند تھے کہ اس کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنتی دروازے کھل گئے اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (القول البدیع ص: ۲۶۵، مستطاب)

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں	کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں ترا ہوں
نازِ رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
عیبِ دنیا میں تُو نے چھپائے	حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مرا گھل رہا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۷)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيرِيَا مُجِيرِيَا مُجِيرُو

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی

جہنم سے چھٹکارہ پانے اور جنت میں ابدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرتے رہیں اور جو لوگ نیکیوں میں مشغول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان

انہیں یہ بات باور کروانے میں کامیاب نہ ہو جائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کر لئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بخشوانے اور تجھے جنت کی نعمتوں سے لطف اٹھانے کیلئے کافی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خیال دہن میں آئے تو اُسے فوراً ٹھٹک دیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ہر دم ڈرتے رہئے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے، کوئی تو اپنی ساری عمر کُفر میں گُزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہو جائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوجود بوقتِ رُخصتِ مَعَاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے خاتمے سے دوچار ہو۔

خُدا یا بُرے خاتمے سے بچا لے	گنہگار ہے جاں بلب یا الہی
------------------------------	---------------------------

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سَیدُنا عائِشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ مُقرر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلان شخص اچھی حالت پر مَر اے۔ جَب ایسا خوش نصیب اور نیک شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے۔ اُس وقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی ملاقات کو۔ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل ایک شیطان اُس پر مُسلط کر دیتا ہے جو اُسے بہکا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اُٹکنے لگتی ہے۔ اُس وقت یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں

کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ملنے کو۔ (مُسند ابنِ راہویہ ج ۳ ص ۹۰۵، مطبوعہ، غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۹۶)

ہر دمِ اِلیس پیچھے لگا ہے	حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
---------------------------	-------------------------

ہو کرم امن روز جزا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
روح عطار کی جب جدا ہو	سامنے جلوہ مصطفیٰ ہو
ان کے قدموں میں اس کو قضا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائل بخشش، ص ۱۲۵)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما

يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِينَ

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبز جھنڈا: حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے، اس میں شبِ

قدر کے بارے میں نبی کریم، روف رحیم، محبوب رب عظیم عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم کا یہ فرمان

عالیشان نقل کیا گیا ہے۔ ”جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ

والسلام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اُس سبز

جھنڈے کو کعبہ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا بڑو ہیں، جن میں سے

دوبارہ صرف اسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بارہ مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ

الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذکر اللہ عزوجل میں

مشغول ہے، اُس سے سلام و مُصافحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ صُبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عَرَض کرتے ہیں، اے جبریل عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصوصی نظرِ کرم فرمائی اور 4 قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرمادیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عَرَض کی، ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ چار قسم کے لوگ کون سے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿۲﴾ دوسرے والدین کے نافرمان ﴿۳﴾ تیسرے قَطْعِ رَحْمیٰ کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تَعَلُّقات توڑنے والے) اور ﴿۴﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطْعِ تَعَلُّق کرنے والے۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص 336، حدیث 3695)

بد نصیب لوگ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِّ قَدَر کس قَدَر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص و عام کو بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطْعِ رَحْمیٰ کرنے والے اور بلا مصلحتِ شرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپس میں تَعَلُّقات مُقَطَّع کرنے والے اِس عام بخشش سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔

توبہ کر لو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قہرِ قہار و غَضَبِ جَبَّار عَزَّوَجَلَّ سے لرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِّ قَدَر جیسی باہر گت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جا رہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گناہوں سے صِدْقِ دِل سے توبہ کر لی جائے اور حُقُوقِ الْعِبَاد والے معاملات بھی حل کر لئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل و کَرَم بے حد و بے انتہا ہے۔

مدنی بہار:

آپ کی ذوق افزائی کے لیے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے، چنانچہ ٹنڈو آدم (باب الاسلام سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مسوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ کے مصداق مسوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا تھا، دل میں ایک خوف سایڈھ گیا تھا کہ ان مسوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازو کاٹ دیا جائیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کو ہر آن سلامت رکھے۔ آمین، کوئٹہ میں دو (2) روزہ سنتوں بھر اجتماع (27/28 جمادی الاولیٰ 1425ھ) رکھا گیا۔ قسمت نے یادری کی اور میں بھی سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا، دعوت اسلامی کے بے شمار مدنی قافلے دنیا کے مختلف ممالک میں ہر وقت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قریہ قریہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سن رکھا تھا کہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمت کی اور کوئٹہ سے دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 12 روزہ مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بیٹھے بیٹھے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ پیش کر کے گڑ گڑا کر دُعا کی مجھے گناہ گار پر کرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مسے جھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مسوں کا آپریشن کروایا تھا، ان کے نشانات باقی ہیں مگر 12 روزہ مدنی قافلے میں جھڑنے والے مسوں کے تو نشانات تک غائب ہو گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ کَرَمِہٖ

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو

زخمِ بگڑے بھریں پھوڑے بھنسی میٹیں
گر ہوں مَسَّے جھڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

إِنْ تَجْتَنِبُوا مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا
(پ 5، النساء: 31)

ترجمہ کنز الایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کفر و شرک تو نہ بخش جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ عزوجل کی مشیت میں ہے چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔"
(خزائن العرفان، پ 5، سورۃ النساء تحت الایہ ۳۱، ص ۱۴۹)

کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مکی

شافعی ہیبتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پُر اثر تالیف **الْوَجِيزُ** کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس کتاب میں گناہوں کی اقسام بالتفصیل بیان فرمائی ہیں اور ہر اس قول و فعل کو شامل کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو ربِّ العالمین کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کتاب میں ظاہری و باطنی ہر دو قسم کے گناہوں کا بیان ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً 240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر یعنی ریاکاری، حسد، تکبر، خود پسندی، ملاوٹ، منافقت، حرص و طمع، اُمراء کی ان کی امارت کی وجہ سے تعظیم کرنا اور

غرباء کی ان کی غربت کی وجہ سے تذلیل کرنا، ناشکری، بدگمانی، معصیت پر اصرار، اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا، اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید ہو جانا، والدین کی نافرمانی، اور اللہ اور اس کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا وغیرہ۔ جبکہ دوسری جلد میں 227 ظاہری گناہوں کا تذکرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کی پہچان اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی آگاہی اور خوفِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ طلب فرمائیے، اس کتاب کی دونوں جلدیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جو کہ پڑھی (Read) جاسکتی ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہیں۔

مبلغین و مبلغات کو بیانات کی تیاری کے لیے اس کتاب کی دونوں جلدیں بہت زیادہ مفید ہیں۔

چاند رات سے مدنی قافلے میں سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی عاشقانِ رسول و عاشقانِ رمضان نے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے سنتِ اعتکاف کی سعادت حاصل کی، اللہ عزوجل اعتکاف کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ دورانِ اعتکاف قرآنِ کریم کو درست مخارج کے ساتھ پڑھنے، نماز کا عملی طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، فرضِ علوم سیکھنے کا موقع ملا ہوگا، کئی دُعائیں یاد کی ہوں گی، عاشقانِ رمضان کی صحبت اور دعوتِ اسلامی کے مشکبارِ مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہانے کے بعد سچی توبہ اور آئندہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں سنتوں بھری زندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا، زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب مدنی کاموں کی دھو میں مچانے کا جذبہ ملا

ہو گا، مگر یاد رکھیے! شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے، یہ بد بخت کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم توبہ پر ثابت قدم رہیں، گناہوں سے منہ موڑ کر نیکیوں بھری زندگی گزاریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی یادیں تازہ رہیں، جو کچھ سیکھا وہ یاد بھی رہے اور اُس پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہو تو میرا مشورہ ہے کہ چاند رات یا عید کے دن سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں ہم بھی سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اس سفر کی برکت سے یومِ عید کی مبارک گھڑیاں گناہوں بھری صحبتوں میں گزرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں گزریں گی، رُوحانی سکون نصیب ہو گا اور مدنی ماحول میں استقامت کا سامان بھی ہو گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب: الحمد للہ عزوجل تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک دعوتِ اسلامی دن بدن ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اب تک دنیا کے تقریباً دو سو (200) ممالک تک اپنا مدنی پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ 97 شعبہ جات میں دین کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ مثلاً قرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ جیسے علوم سے آراستہ کرنے کے لئے 402 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں تقریباً 25000 طلباء اور طالبات مفت درسِ نظامی (عالم کورس) اور دیگر فرضِ علوم پر مبنی کورس کر رہے ہیں۔ مدنی منوں اور مدنی منیوں کو درست مخرج کے ساتھ حفظ و ناظرہ کے ساتھ اسلام کی بنیادی معلومات و تربیت کے لئے 2297 مدرسۃ المدینہ ہیں جن میں طلبہ اور طالبات کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ سے زائد ہے، تعمیر وزیر تعمیر مدنی مراکزِ فیضانِ مدینہ کی تعداد 370 ہے، مجلس خدام المساجد کے زیرِ انتظام مساجد کی تعداد 556 ہیں، مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دکھاری امت کی غمخواری کے مقدس جذبے کے تحت بلا معاوضہ ماہانہ جاری کردہ وظائف و تعویذات کی تعداد 63000 سے زائد ہے۔ جیلوں میں قیدیوں کو قرآن

وسنت کی مفت تعلیم دینے اور اخلاقی تربیت کے لئے ملک کی تقریباً 70 جیلوں میں شعبہ اصلاح برائے قیدیوں کے تحت کلاسز اور کورسز کی ترکیب ہے۔ دنیا بھر میں بلا معاوضہ بذریعہ انٹرنیٹ قرآن پاک کی تعلیم اور سنتوں کی تربیت کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن قائم ہے جس میں 72 ممالک سے زیر تعلیم طلبہ اور طالبات کی تعداد 4482 ہے۔

اس کے علاوہ کل رجسٹر طلبہ و طالبات کی تعداد 12673 ہے۔ دارالافتاء اہلسنت میں قرآن و سنت کی روشنی سے ماہانہ تقریباً دس ہزار (10000) سے زائد دینی، معاشی، معاشرتی اور دیگر معاملات میں مسلمانوں کے شرعی مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے۔ خدمتِ دین کے ان عظیم الشان شعبہ جات کو چلانے کے لئے اربوں روپے کی خطرِ رقم کی حاجت رہتی ہے۔ دینِ متین کی اس خدمت کے لئے آپ دعوتِ اسلامی سے تعاون کیجئے اور اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے۔ بلکہ اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔

مفہوم فرامینِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: (1) آتشِ دوزخ صدقہ دینے والوں پر حرام ہے (2) صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"صَدَقَہ فِطْر وَاَجِب ہے" کے 13 حروف کی نسبت سے صَدَقَہ فِطْر کے

متعلق 13 مدنی پھول

(1) ہر مالکِ نصاب (ساڑھے باون تو لے چاندی کی قیمت) آزاد مسلمان پر صدقہ فِطْر واجب ہے (2) صدقہ فِطْر واجب ہونے کیلئے نصاب پر سال گزرنا اور مالِ نامی ہونا شرط نہیں (3) شبِ عیدِ صبح صادق کے وقت جس کے پاس حاجتِ اصلیہ کے علاوہ بقدرِ نصاب (ساڑھے باون تو لے چاندی کی قیمت) مال ہوگا، اس پر صدقہ فِطْر واجب ہے، اگرچہ مال، مالِ تجارت نہ ہو (4) صاحبِ نصاب مجنون (پاگل) اور نابالغ پر بھی صدقہ فِطْر واجب ہے۔ ولی (سرپرست) اس کے مال سے ادا کرے (5) صاحبِ نصاب باپ پر غریب نابالغ اولاد کا صدقہ فِطْر بھی واجب ہے۔ (6) نابالغی کی حالت میں

باپ نے بچہ کا صدقہ فطر ادا نہ کیا تو اگر وہ بچہ مالکِ نصاب تھا تو بالغ ہونے پر خود ادا کرے اور اگر وہ بچہ مالکِ نصاب نہ تھا تو بالغ ہونے پر اس کے ذمہ ادا کرنا واجب نہیں (7) باپ نہ ہو تو اس کی جگہ مالکِ نصاب دادا پر اپنے غریب یتیم پوتے، پوتیلیوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے (8) باپ مالکِ نصاب نہیں، دادا مالکِ نصاب ہے تو مالکِ نصاب دادا پر اپنے غریب پوتے، پوتیلیوں کا صدقہ فطر واجب ہے۔ (9) اگر کسی کے نابالغ بچے ملک میں اور خود بیرون ملک تو اپنے اور نابالغ بچوں کا فطرہ باپ جس ملک میں ہے وہاں کے اعتبار سے دے گا۔ (10) شبِ عید صبح صادق سے قبل جو بچہ پیدا ہوا یا کوئی مسلمان ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے (11) مہمانوں کا صدقہ فطر میزبان پر نہیں بلکہ مہمان اگر صاحبِ نصاب ہیں تو مہمان پر اپنا صدقہ فطر واجب ہے۔ اسی طرح اگر شادی شدہ بیٹی باپ کے گھر عید کرے تو اس کے چھوٹے بچوں کا فطرہ بچوں کے باپ پر ہے جبکہ عورت کا نہ باپ پر نہ شوہر پر اگر صاحبِ نصاب ہے تو خود ادا کرے (12) صدقہ فطر چار اشیاء یا ان کی قیمت کے برابر مال دینے سے ادا ہو جاتا ہے۔ (۱) گندم 1 کلو 920 گرام (2 کلو سے 80 گرام کم) (۲) منقہ 3 کلو 840 گرام (4 کلو سے 160 گرام کم) (۳) کھجور 3 کلو 840 گرام (4 کلو سے 160 گرام کم) (۴) جو شریف 3 کلو 840 گرام (4 کلو سے 160 گرام کم)

(مدنی پھول: "اپنے شہر سے ان چیزوں کی قیمت معلوم کر کے صدقہ فطر ادا کیجئے"۔ دارالافتاء اہلسنت)

(13) صدقہ فطر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔